ٹھنڈی عورت

محمد نواز ساحر

معاشرے میں پائے جانے والے فرسودہ خیالات کا
تنقیدی اور اصلاحی جائزہ۔

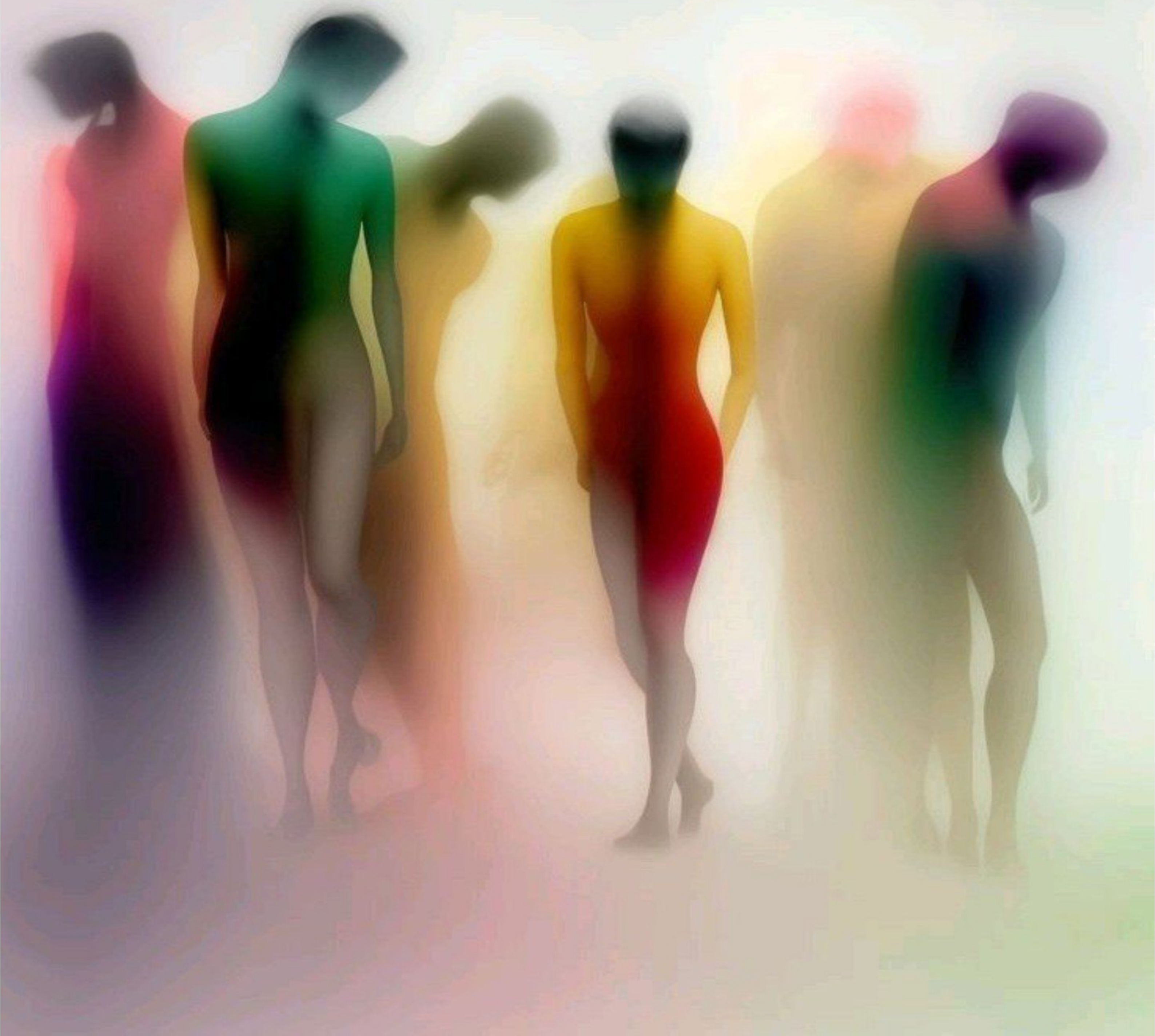

01 ٹھنڈی عورت

سب سے پہلے یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ مواد اٹھارہ سال سے کم عمر بچوں کے لیے ہی ہے۔
آپ کو لگا تھا کہ یہ لکھوں گا "اٹھارہ سال سے کم عمر بچے اس سے دور رہیں"
نہیں ایسا بلکل بھی نہیں ہو گا کیونکہ میرا ہدف ہر وہ لڑکا ہے جو باتوں کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔
آج کل زیادہ تر چیزیں جو نئی جنریشن کے دماغوں میں گھسائی جا رہی ہیں وہ ان کے لیے زہر قاتل ثابت ہو رہی ہیں۔
ہمارے نیم مذہبی ملک میں ایسی باتوں کو بے حیائی کے زمرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔
حلانکہ یہی باتیں ہر محفل کی رونق دیکھائی دیتی ہیں مگر جب کوئی انہیں باتوں پر کھلے لفظوں میں بحث کرتا ہے تو اسے شرم وحیاء سے عاری قرار دے دیا جاتا ہے۔
خیر اب اپنے مین ٹاپک پر آتے ہیں۔
شروعات یوں ہوتی ہے کہ ایک عمر رسیدہ بزرگ جس کی عمر تقریباً پینسٹھ سال ہے نوجوانوں میں بیٹھا ہوا ہے۔
انہیں اپنی جوانی کے قصے سنا رہا ہے اور فخر سے پھولے نہیں سما رہا۔
سبھی نوجوان ان باتوں سے خوب محظوظ ہو رہے ہیں۔
جب محفل اختتام کو پہنچتی ہے تو انہی میں سے ایک نوجوان جس کی شادی ہونے کو ایک ماہ باقی ہے بزرگ کو تنہائی میں روک لیتا ہے اور دھیمی آواز میں پوچھتا ہے " باباجی آپ تو اپنے دور کے بڑے کھلاڑی رہے ہیں... کوئی نسخہ ہمیں بھی بتادیں... کہیں ایسا نہ ہو کہ سہاگ رات کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے"
بزرگ اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے" مجید بیٹا! عورت کا گھر کوئی شخص پورا نہیں کر سکتا... عورت ایک کنواں ہے جو کبھی نہیں بھرتا... پہلے زمانے میں خالص غذائیں ہوتی تھیں اور اب جو حال ہے کوئی دو منٹ سے زیادہ نہیں

ٹھنڈی عورت

02

نکال سکتا"

نوجوان جس کا نام مجید ہے افسردہ لہجے میں پوچھتا ہے" بابا جی پھر بھی کوئی تو چیز ہو گی؟"

بزرگ کچھ سوچتے ہوئے بولتا ہے" کل میرے پاس آنا تمھیں فرید پنسار والے سے نسخہ بنوا کر دوں گا"

یہ سن کر نوجوان خوش ہو جاتا ہے اور اپنے گھر کی جانب نکل پڑتا ہے۔

راستے میں اسے اپنا دوست مل جاتا ہے جو کہ شادی شدہ ہے۔

وہ اکثر اس سے روزمرہ کی باتیں شیئر کرتا رہتا ہے۔

بزرگ کی باتوں نے اسے الجھا دیا ہے۔

وہ اسی الجھن میں اپنے دوست سے پوچھتا ہے" صادق یار عورت کی شہوت مرد سے زیادہ ہوتی ہے؟ کیا ایک مرد اس کی خواہش پوری کرنے سے قاصر رہتا ہے؟"

اس کا دوست سرد آہ بھرتے ہوئے کہتا ہے" مجیدے! عورت میں شہوت تو بس برائے نام ہوتی ہے... شادی کے پہلے دو سال ہی مزے سے گزرتے ہیں...باقی تو پھر عورت اور بھینس برابر ہو جاتی ہیں...اگر کبھی دل چاہے تو پھر چارہ ڈالنا پڑتا ہے"

مجید اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے " صادق چارے سے کیا مراد ہے؟"

صادق مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے" چارہ مطلب کوئی نیا سوٹ یا اس کی پسند کی چیز...یہ نہ لے کر دو تو چاہے پھر عمر بھر اس کے قریب نہ جاؤ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا"

مجید مزید پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ آخر عورت کی مدت صرف دو سال ہی کیوں ہے... مگر بابا

03

ٹھنڈی عورت

جی تو کہہ رہے تھے عورت کنواں ہے جو کبھی نہیں بھرتا۔

یہی باتیں سوچ سوچ کر وہ مزید الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہ مختصر مگر قابلِ فکر قصہ پڑھنے کے بعد آپ کو کیا لگتا ہے؟

بزرگ ٹھیک کہہ رہا تھا یا مجید کا دوست صادق؟

اگر مَیں کہوں دونوں ٹھیک کہہ رہے تھے تو یقیناً آپ بھی مجید کی طرح الجھن میں پڑ جائیں گے۔

جی ہاں دونوں ٹھیک کہہ رہے تھے!

بزرگ اپنی جگہ بلکل درست کہہ رہا تھا۔

دراصل جہاں بزرگ کی شادی ہوئی تھی وہاں عورتوں کو کوئی خاص روک ٹوک نہیں تھی اور ویسے بھی وہ رنگ روپ میں کچھ زیادہ ہی خوبصورت تھی۔

انہیں چیزوں کی وجہ سے عورت کو احساس برتری حاصل رہا۔

مگر دوسری جانب شوہر جو کہ اس کے مقابلے میں زرا حسین نہ تھا احساسِ کمتری کا شکار رہو گیا اور سہاگ رات کو بھی کچھ اچھا پرفارم نہ کر سکا جو کہ عموماً ہر نئے دولہے کے ساتھ ہوتا ہے۔

مگر اس دن سے وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو گیا کہ چونکہ عورت میں زیادہ شہوت ہوتی ہے اس لیے مرد اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکتا۔

دوسری طرف صادق جس کی بیوی کچھ خاص حسین نہیں تھی۔

اوپر سے اس کی نندیں جو اس کے منہ پر کہہ دیتی تھی کہ صادق بھائی اور نائلہ بھابھی کی جوڑی زرا نہیں جچتی۔

04

ٹھنڈی عورت

نائلہ کی ساس بھی اللہ اکبر!

مطلب ہر طرف سے وہ احساس کمتری اور عدم تحفظ کا شکار رہی۔

وہ چاہتی تھی کہ اسے تحفظ دینے والا شوہر اور اس کی غلطیوں پر درگزر کرنے والی ساس ملے مگر سب کچھ الٹ ہوا۔

وہ نفسیاتی طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی۔

پہلے پہل تو وہ شوہر کے ساتھ ازدواجی تعلقات کو بہتر کرنے کے لیے تعاون کرتی رہی مگر احساس کمتری اور عدم تحفظ نے اسے اس سے بھی دور کر دیا۔

اب وہ چڑچڑے پن کا شکار ہو گئی۔

رات کو جب شوہر خواہش ظاہر کرتا وہ اجتناب کرنے کی کوشش کرتی۔

جب کبھی وہ اس کے لیے کوئی تحفہ یا کوئی چیز خرید کر لاتا تو نائلہ کو محسوس ہوتا کہ وہ اس کی فکر کرتا ہے قدر کرتا ہے اور یوں وہ اس کی خواہش پر رضامند ہو جاتی۔

میرے خیال میں عورت کو جس طرح سمجھنا چاہیے اس طرح سمجھا ہی نہیں گیا۔

جس نے بھی تجربے کیے اپنے اردگرد کے ماحول کے مطابق کیے۔

عورت کو علاقائی حدود سے باہر رکھ کر پڑھنا چاہیے۔

اصل میں عورت ٹھنڈی یا گرم نہیں ہوتی اسے حالات وواقعات ایسا کر دیتے ہیں۔

اگر عورت کو پڑھنا ہے تو اس کی نفسیات کو سامنے رکھ کر مطالعہ کرنا چاہیے۔

وہ کیا چاہتی ہے اور کیوں چاہتی ہے؟

05

ٹھنڈی عورت

وہ عمر رسیدہ ہو کر بھی شہوت پرست کیوں ہے؟اور جوان ہوتے ہوئے بھی منجمد کیوں ہے؟

شادی کی پہلی رات کوئی آخری رات نہیں ہوتی۔

سکون سے اطمینان سے اور ساری فضول باتوں اور نسخوں کو سائڈ پر رکھ کے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسے احساس دلانا چاہیے کہ آپ کو اس کی فکر ہے اور آپ یہ کریں گے۔

اس کے ساتھ آپ کی کوئی جنگ نہیں ہے جسے آپ نے جیتنا ہے بلکہ آپ کی پہلی رات ملن کی رات ہوتی ہے۔

خلوصِ دل سے ملیں جیسے کسی عزیز سے ملتے ہیں۔

باتیں کریں اسے عزت دیں۔

سیکس و یکس کے لیے کافی وقت ہوتا ہے اور ویسے بھی وہ چند منٹوں کا کام ہے۔

ساری رات پڑی ہوتی ہے وہ بھی ہو جائے گا۔

اس رات کو خاص بنائیں اسے روائتی شوہر کی طرح نہیں بلکہ ایک دوست کی طرح ٹریٹ کریں۔

یہ صرف ایک رات کی بات نہیں بلکہ کوشش کریں کہ ہر رات اسی طرح گزرے۔

ہر دکھ سکھ میں اسے محسوس ہو آپ اس کے ساتھ ہیں۔

اسے کبھی احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دیں اور نہ ہی خود احساس کمتری یا برتری کا شکار ہوں۔

ایک دوسرے کے ہمدرد بنیں۔

زندگی میں صرف سیکس ہی اہمیت کا حامل نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت ساری چیزوں کو دیکھنا پڑتا ہے۔

06 ٹھنڈی عورت

اسے اہمیت دیں یقین کریں آپ کی عورت عمر رسیدہ ہو کر بھی ٹھنڈی نہیں ہو گی۔

باقی آخر میں ایک بات کہنا چاہوں گا کہ لمبے موٹے کے چکروں میں نہ پڑیں۔
اور نہ ہی ٹائمنگ بڑھانے والی گولیوں سے واسطہ رکھیں۔
یہ چیزیں آپ کو ایک دوسرے سے دور کر دیں گے۔
جسمانی طور پر بھی اور نفسیاتی طور پر بھی۔
اچھی خوراک کھائیں روزانہ ورزش کریں۔
یقین کریں آپ کو چارہ بھی نہیں ڈالنا پڑے گا اور وہ بھی مطمئن رہے گی۔
دوسروں کی فحش باتوں پر توجہ دینے کی بجائے خود کا اور اس کا خیال رکھیں۔

نوٹ: اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی تو ان باتوں کو ذہن نشین کر لیں کیونکہ بشرطِ زندگی وہ بھی ہو ہی جائے گی۔